

اسم ذات اللہ کا نفرنس

5 مئی، 1994 - آرام باغ، کراچی

تیرے اندر ایک جہان بند ہے لیکن تھے اس کی خبر نہیں ہے.....روح کی امداد کے لئے 7 اور مخلوقین... لٹائنف ایک شیطانی مخلوق نفس نے جسم کو ناپاک کیا یہ ذکر کے نور سے ہوتا ہے۔ علم باطن کیا ہے کہاں سے ملے گا۔ علامے ربانی اور زبانی - حضور پاک ﷺ تین علم عطا ہوئے۔ کو نسا بیان کرنے پر واجب القتل کے فتوے۔ انسان کے اندر بیضہ ناسوتی کیا ہے؟ دو طرح کی تسبیح کیسے؟ دل کی ٹک ٹک.... کا کیا کام ہے؟ مومن کون کیسے؟ ولایت کا راز کیا ہے؟ درباروں (مزارات) میں کیا ہے؟ اس امت کو فضیلت کیوں ہے؟ اللہ کا دیدار کیسے ہو سکتا ہے؟ اسم ذات کا معاملہ کیسے بگڑا... گدی نشین، تعویز لکھنے والے، علماء، مفتی، بیعت کرانے کے شوqین اس کے ذمہ دار ناقص پیروں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟ ولی کیا ہے؟ یہ دنیا کس طرح باطن کی نقل ہے۔ ظاہر کیا ہے، باطن کیا ہے؟ اسلام کا پہلا رکن، قرآن کا پہلا حرف۔ ہر آدمی کو کیوں گمان ہے کہ اللہ مہربان ہے؟ اللہ کی مہربانی کی کسوٹی کیا ہے؟ دل ذکر قلبی سے صاف ہوتا ہے۔ ذکر قلبی کی اجازت کیوں ضروری ہے۔ طریقہ کیا ہے؟ ذکوریت کے طریقے۔

عاشقوں کا ذکر کیا ہے؟ 'روحانی سفر' پر فتوے لگانے والے کیا چاہتے ہیں؟

اعوذ بالله من الشیطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم

عزم ساتھیو! السلام و علیکم
آپ کے شہر میں کئی بار آنا ہوا۔ آنے کا مقصد کوئی سیاست نہیں ہے، کسی کی دل آزاری نہیں ہے، کوئی حکومت پر نکتہ چینی نہیں ہے۔ ہر گھر میں ہر محلے میں کچھ دل والے ہوتے ہیں، ان دل والوں کو نکالنا مقصد ہے اور دل کی آواز دلوں تک پہنچانا مقصود۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں
کہ تیرے اندر ایک جہان بند ہے لیکن تھے اس کی خبر نہیں ہے۔ وہ جہان کیا ہے؟ تم سمجھتے ہو کہ یہ (دل) ایک گوشت کا لوٹھڑا ہے۔ یہ گوشت کا لوٹھڑا جانور میں بھی ہوتا ہے تو پھر وہ جہان کیا ہے؟
جب یہ جسم بنایا گیا
تو اس میں روح ڈالی گئی۔ روح کی امداد کے لئے کچھ اور مخلوقیں ڈالی گئیں جن کو لٹائنف کہتے ہیں۔ پھر ان لٹائنف کی

امداد کے لئے نو (9) اور مخلوقین ڈالی گئیں جن کو جسے کہتے ہیں۔ سولہ مخلوقین اس ڈھانچے میں ڈال دی گئیں پھر یہ ڈھانچہ چلنے پھرنے کے قابل ہوا.....

کچھ مخلوقین ہیں حیوانی، کچھ علمی، کچھ شیطانی۔ ایک مخلوق شیطانی ہے جس کا نام نفس ہے۔ جس نے، پورے انسان کیا....، پوری دنیا کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے۔

اب اس کی پاکیزگی کے لئے

انسان کو حکم دیا گیا۔ وہ نفس کتے کی مانند ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں کتا ہو گا وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اس (دنیاوی) کتے کے (کہا گیا) ہے۔ وہ اس کتے کے لئے نہیں ہے۔ وہ تو آدم کی حفاظت کے لئے جنت میں بنایا گیا تھا اور آج بھی وہ آدمی کی ہی حفاظت کرتا ہے، گھر ہی میں کرتا ہے نا؟ اگر اس کو گلی کے کونے میں باندھ کے آگئے تو حفاظت کیا کرے گا۔ وہ اس کتے کے لئے نہیں ہے۔ یہ جو انسان کے اندر (نفس) کتا ہے اس کے لئے ہے۔ انسان ناپاک نہیں تھا۔ مٹی سے بنایا گیا تھا مٹی ناپاک نہیں ہے۔ وہ جو کتا اس کے اندر آیا تب وہ ناپاک ہوا۔ جب تک اس کو پاک نہیں کریں گے خلاصی نہیں ہو گی۔

حدیث شریف میں ہے کہ کچھ لوگ قرآن مجید کو پڑھتے ہیں وہ ان کے اوپر لعنت کرتا ہے۔ بھئی کیوں لعنت کرتا ہے؟ ان کے اندر کتے ہیں۔ جس کے اندر کتا ہے وہ ناپاک ہے۔ مجدد (الف ثانی) صاحب فرماتے ہیں کہ مقتدی کو چاہیے کہ پہلے ذکر اللہ کرے، قرآن مجید ان لوگوں کے پڑھنے کے قابل نہیں جس کے نفس کتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پہلے ذکر کرے، اپنے نفس کی پاک کرے اور جب نفس پاک ہو جائے پھر قرآن مجید کو ہاتھ لگائے۔ اُس وقت اُس کا ایک لمحہ فکر یہ ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

اب وہ نفس کیسے پاک ہوتا ہے؟

لوگ کہتے ہیں کہ اللہ عبادت سے ملتا ہے، ہم کہتے ہیں بالکل غلط ہے۔ اللہ عبادت سے نہیں ملتا ہے۔ اگر عبادت سے ملنا ہوتا تو سب کو ملتا نا؟ ہر عابد کو ملتا۔ اللہ دل سے ملتا ہے، عبادت دل کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے اور نفس کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ اگر آپ عبادت سے دل کو صاف نہیں کر سکتے۔ نفس کو پاک نہیں کر سکتے تو آپ رب کو نہیں پاسکتے۔ اب وہ جو نفس ہے تمہارے اندر وہ پاک کیسے ہو گا؟

جو تمہارے اندر رہات (7) مخلوقین (لطاائف) ہیں

وہ ساتوں اللہ کا ذکر کرتی ہیں اگر ان کو کرایا جائے تو۔ بھئی مخلوقین ہیں جس طرح جن فرشتے ہیں اس طرح وہ مخلوقین ہیں۔ سب سے پہلے قلب کا ذکر سیکھنا پڑتا ہے پھر روح کا، پھر سری کا، پھر خنفی کا، پھر انھی کا، پھرانا کا۔ جب یہ سارے ذکر اندر

جاری ہو جاتے ہیں، وہ جو نفس ہے اس کی غذا سانس کے ذریعے نار اندر جاتی ہے۔ جب نار اندر جاتی ہے اور جو اندر اللہ ہو رہی ہے اس کی نور کی گرمی سے وہ نار جل جاتی ہے، اب نفس تک غذائیں پہنچتی۔ جب غذائیں پہنچتی تو اس کو بھوک لگتی ہے۔ کوئی نفس تو سرکش ہے وہ نور کی غذائیں لیتے مرجاتے ہیں اور کوئی نفس ان اپنے ہمسایہ مخلوقوں کو کہتے ہیں کہ ہمیں کچھ خوراک دو جینے کے لئے، یہ پھر انہیں نور دیتے ہیں۔ دوسرے دن پھر مانگتا ہے پھر اس کو دیتے ہیں۔ تیسرا دن پھر وہ مانگتا ہے پھر یہ کہتے ہیں کہ کلمہ پڑھا سی کا نور تیری غذا ہو جائیگی۔ وہ صرف زندہ رہنے کے لئے پھر کلمہ پڑھنا شروع کرتا ہے۔

اس کلمے کے اثر سے وہ کالا کتنا تھا وہ سفید کتاب بن گیا۔ پھر وہ کلمہ پڑھتا رہتا ہے صرف زندہ رہنے کے لئے اس غذا کے لئے۔ پھر اس کی شکل بیل کی طرح ہو جاتی ہے۔ پھر کلمہ پڑھتا رہتا ہے پھر کلمے کے اثر سے اس کی شکل بکرے کی طرح ہو جاتی ہے۔ پھر کلمہ پڑھتا رہتا ہے پھر اس کی شکل اسی انسان کی طرح ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ انسان نماز پڑھتا ہے ساتھ وہ بھی پڑھتا ہے۔ وہ انسان اللہ کے ذکر میں جھومتا ہے ساتھ وہ بھی جھومتا ہے۔ پھر اس کو پکڑ کر حضور پاک ﷺ کی محفل میں لے جاتے ہیں۔ اس وقت حضور پاک ﷺ اور حاضرین عش عش کراؤ ہوتے ہیں کہ آفرین ہے اس کے اوپر اور اس کے مرشد کے اوپر کہ اس ناپاک کتے کو انسان بنایا اور یہاں میری محفل میں لے آیا۔ اس وقت اس کو کوئی مرتبہ ارشاد ہو جاتا ہے۔

اب ادھر اس کے ذریعے رسائی ہو گئی، عبادت تو یہ ہے نا؟ اُدھر پھر قلب، جب قلب اللہ اللہ کرنا شروع کر دیتا ہے تو اللہ اللہ سے اس کی صفائی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کو صاف کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی ہتھیار (آلہ) ہے، دل کو صاف کرنے کے لئے ذکر اللہ ہے۔ جب دل سے اللہ اللہ شروع ہو جاتی ہے تو اس دل کی صفائی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ وہ پھر داڑھیوں کو نہیں دیکھتا، شکلوں کو نہیں دیکھتا، وہ دل کو دیکھتا ہے۔ جب وہ چمکتا ہوا دل پایا تو اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہو جاتا ہے۔ اب اُدھر بھی رسائی ہو گئی اور اُدھر بھی رسائی ہو گئی۔ اس کو علم باطن کہتے ہیں۔

حضور پاک ﷺ کے زمانے میں علم ظاہر اور علم باطن اکٹھے چلتے تھے۔ علم ظاہر زبان والوں کے لئے اور علم باطن دل والوں کے لئے۔ آپ ﷺ کے زمانے میں جن لوگوں نے صرف زبانی عبادت پر قناعت کری، ان میں سے کوئی خارج ہوا اور کوئی منافق ہوا۔ اور آج بھی وہی لوگ زبانی زبانی والے بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اور جن لوگوں نے وہ دل والا علم بھی حاصل کیا تھا وہ تو اصحابی یا رسول اللہ ﷺ کہلانے اور ولیوں سے بھی اعلیٰ مقام حاصل کر کے چلے گئے۔

اب یہ علم کہاں سے ملتا تھا؟

یہ علم ہمارے عالم رباني یہ وہ سکھاتے تھے۔ پہلے وہ شریعت سکھاتے، زبان والے علم کو شریعت بولتے ہیں اور اس دل والے علم کو طریقت بولتے ہیں۔ پہلے وہ شریعت سکھاتے ہیں اس کے بعد وہ دل والا علم سکھاتے ہیں۔ لیکن عالم رباني جب چلے گئے پھر پچھے دوسرے عالم زبانی رہ گئے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہے شریعت میں ہے، اس سے آگے کچھ نہیں

ہے۔ طریقت بھی شریعت میں ہے، حقیقت بھی شریعت میں ہے، معرفت بھی شریعت میں ہے۔ فنا بھی شریعت میں ہے تو بقا بھی شریعت میں، لقاء بھی شریعت میں..... اور ہم کہتے ہیں، اگر یہ سب کچھ شریعت میں ہے، حقیقت بھی شریعت میں ہے تو غوث پاک نے بھی شریعت سیکھی تھی وہ جنگلوں میں کیوں چلے گئے تھے۔ بھی خواجہ صاحب نے بھی شریعت سیکھی تھی وہ اصفہان کے پہاڑوں میں کیوں رہے۔ اور بولی قلندر شریعت کا سبق دیتے تھے وہ سبق چھوڑ کے جنگلوں میں کیوں گئے؟
وہ اس دل والے علم کے لئے گئے۔ شریعت تو شہروں میں سکھائی جاتی ہے نا؟ جنگلوں میں اُستاد تو نہیں ہے نا؟ وہ جو جنگلوں والے اُستاد ہیں اور جن کے لئے آدمی گھر بارچھوڑتا ہے، کھانا (چھوڑتا ہے)، فاقہ کاٹتا ہے، وہ پھر کوئی خاص ہی اُستاد ہونگے نا! پھر وہ اُستاد حضور پاک ﷺ ہیں۔ پھر ان کو حضور پاک ﷺ وہ تعلیم دیتے ہیں۔ پھر جب وہ مر کے آتے ہیں تو پھر ولی بن جاتے ہیں۔ وہ دل والی تعلیم ہے۔

ہمارے علماء جوز بانی رہ گئے،

اُنہوں نے کہا شریعت سیکھو، شریعت سکھائی، ان کا شکریہ۔ اب کہنے لگے شریعت سے آگے کیا ہے؟ سیاست ہے چلو سیاست کی طرف۔ اور سیاست میں لے گئے۔ لے کے (تو) اُدھر جانا تھا، اندر کی طرف، وہ سیاست کی طرف لے گئے۔ اور پوچھا بھی یہ سیاست تمہارا کام نہیں ہے، سیاسی بہت لوگ ہیں، تم کو زیب نہیں دیتی۔ کہنے لگے حضور پاک ﷺ نے سیاست کری تھی۔ بھی اگر حضور پاک ﷺ نے سیاست کری تھی تو اُس سیاست نے مسلمانوں کے ٹکڑے نہیں کیے، مذہب کے ٹکڑے نہیں کیے، اُس سیاست نے مسلمانوں کو یکجا کیا۔ تمہاری سیاست مذہب کے ٹکڑے کر رہی ہے، مسلمانوں کے ٹکڑے کر رہی ہے، مذہب کیا ملک کے ٹکڑے کر رہی ہے۔

اگر وہ سیاست ہے جو حضور پاک ﷺ والی تھی تب تو ہم تمہارے ساتھ ہیں نا، اگر یہ سیاست (دوسری) ہے تو پھر ہم کہتے ہیں خدارا! ان نوجوانوں کے اندر ایک خزانہ بند ہے ان کو بجائے سیاست کے ان کورو حانیت میں لگا۔ سیاست سے اگر کرسی ملی تو تم کو ملے گی نا، یہ تو جیسے ہیں ویسے ہی ہیں نا۔ اگر یہ روحانیت میں چلے گئے تو کچھ نہ کچھ مل ہی جائے گانا۔ پچھے سکول میں پڑھتا ہے۔ زیادہ نہیں تو والف بے تو جان ہی جاتا ہے۔ اگر یہ روحانیت میں چلے گئے تو زیادہ نہیں، قلب تک تو پہنچ ہی جائیں گے نا۔

یہ دل والا علم

یہ مدرسوں میں نہیں ملتا، یہ مساجد میں نہیں ملتا، یہ کتابوں میں بھی نہیں ملتا۔ کتابوں میں اشارے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو قسم کے علم ہوئے۔ ایک تمہیں بتا دیا اور اگر دوسرا بتاؤں تم مجھے قتل کر دو۔ وہ دوسرا کون سا علم تھا جس سے ان کو قتل کر دیا جاتا۔ ہم سوچتے تھے پتا نہیں کتنا خطرناک ہو گا، نہیں وہ دل والا علم تھا۔ جب ہم نے اس کی آواز اٹھائی تو واجب اقتتل کے فتوے لگنا شروع ہو گئے۔ وہ یہی علم تھا۔

قرآن مجید میں بھی اس کے اشارے ہیں کہ خضر علیہ السلام کو علم لدنی تھا۔ اشارہ ہے۔ یا اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے علم غیب کے لئے چن لیتا ہے۔ یہ اشارے ہیں، علم نہیں ہے۔ ہمارے عالموں نے اس علم کو قرآن مجید سے ڈھونڈنے کی کوشش کری، ہر تفسیر کا مطلب ڈھونڈنے کی کوشش کری لیکن وہ علم نہیں ڈھونڈھ سکے۔ آخر یہی کہا کہ وہ علم ہے ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو قرآن مجید سے الگ کہاں ہوتا۔ لیکن یہیں پتا کہ وہ علم حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک میں ہے اور سینہ بہ سینہ مستحق لوگوں کو ملتا ہے۔

حضرت پاک ﷺ فرماتے ہیں:

مجھے تین علم عطا ہوئے۔ ایک زبان والوں کے لئے ایک دل والوں کے لئے اور ایک صرف میرے لیے۔

اب وہ دل والا علم کس طرح ہے۔ لوگ کہتے ہیں..... درویشوں کا خیال ہے (کہ دل اللہ اللہ کرتا ہے)..... لوگ کہتے ہیں..... ہم نے دیکھا ہے (دل) گوشت کا لوتھڑا ہے، اس کی زبان نہیں ہے۔ یہ کیسے اللہ اللہ کر سکتا ہے؟ یہی کہتے ہونا؟ اگر تمہیں حقیقت معلوم ہو جائے کہ واقعی یہ دل اللہ اللہ کر سکتا ہے تو یقین کرو تمہیں اس کے بغیر نیند ہی نہ آئے۔

تم کہتے ہو کہ یہ خیال ہے..... اور درویش کہتے ہیں کہ یہ زبان بھی گوشت کا لوتھڑا ہے نا؟ یہ اللہ اللہ کیسے کرتی ہے؟ وہ لوتھڑا (دل) ادھر لٹکا ہوا ہے دوپسیلوں کے درمیان اور یہ گوشت کا لوتھڑا (زبان) ادھر لٹکا ہوا ہے دوجڑوں کے درمیان، وہ بھی گوشت اور یہ بھی گوشت۔ اس گوشت کے لوتھڑے کو طاقت نہیں اللہ اللہ کرے۔ اس کو اللہ اللہ کرانے کے لئے کوئی مخلوق ہے، وہ جو سینے کے سینٹر (درمیان) میں ہے، اس کا نام ہے انٹی۔ وہ مخلوق اس گوشت کے لوتھڑے (زبان) کے ذریعے بولتی ہے۔ اگر کسی میں وہ مخلوق نہ آئے اس کو گوزگا بولتے ہیں ڈاکٹر کہتے ہیں زبان تو صحیح ہے یہ بولتا کیوں نہیں ہے۔ انسانوں اور جانوروں کا ان مخلوقوں کا فرق ہے۔ اگر یہ مخلوقیں جانوروں میں ہوتیں تو وہ بھی کچھ نہ کچھ بولتے، تو تلاہی بولتے، کیونکہ زبانیں تو ان کی بھی ہیں۔ جس طرح اس زبان کو بلوانے کے لئے وہ مخلوق ہے اسی طرح وہ جو گوشت کا لوتھڑا ہے (دل) اُس کو عربی میں فواد کہتے ہیں اور وہ جو ساتھ مخلوق ہے اس کو قلب کہتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ یہ مخلوق (جوز بان کو بلواتی ہے) آزاد ہے اور وہ مخلوق (قلب) ایک لاکھ اسی ہزار جالوں کے اندر بند ہے۔ اگر کوئی شخص انڈے کی خاصیت سے بے خبر ہوا سے کہا جائے یہ ہوا میں اڑے گا، یہ چوں چوں کرے گا وہ کہے گا تو غلط کہتا ہے نہ اس کی ٹانگیں ہیں، نہ زبان ہے نہ پر ہیں۔ روز توڑ کر دیکھتا ہوں، کھاتا ہوں، کچھ بھی نہیں۔ تو کہتا ہے ہوا میں اڑے گا۔ اس کا نام بیضہ ہے۔ یہ تمہاری عبرت کے لئے ہے۔

تمہارے اندر بیضہ ناسوتی ہے۔

اس میں ایک مرغ بند ہے اور اس کے اندر ایک مرغ لاہوتی بند ہے۔

اس کو مرغی چاہیے اور اس کو مرغ شد چاہیے۔ مرغی کیا کرے گی؟ اس کے حساب سے اس کو گرمی پہنچائے گی

اور مرشد اس کے سینے کے حساب سے اُس میں اللہ کا نور پہنچائے گا۔

جب وہ انڈہ پھٹے گا اس کو کوئی نہیں سکھائے گا بغیر سیکھ سکھائے چوں چوں کریگا، چوں چوں اس کی فطرت ہے۔ اور جب یہ پھٹے گا اس کو بھی کوئی نہیں سکھائے گا۔ بغیر سیکھ سکھائے اللہ اللہ کرے گا۔ کیونکہ اللہ اس کی فطرت ہے۔ اس وقت آدمی کہے گا میں تو اللہ نہیں کر رہا میرے اندر سے کوئی چیز اللہ اللہ کر رہی ہے، وہ اس کا قلب جاگ اٹھا۔

یہاں سے پھر دو طرح کی تسبیح چلتی ہے۔

ایک زبان والوں کی تسبیح اور ایک دل والوں کی تسبیح۔ زبان والوں کی تسبیح کیا کرتی ہے؟ وہ کرتی ہے ٹک زبان کرتی ہے اللہ..... وہ کرتی ہے ٹک زبان کرتی ہے اللہ۔ یعنی اُس کا کام صرف ٹک ٹک کرنा ہے۔ اب اس ٹک ٹک کے بغیر بھی اللہ اللہ کر سکتے ہیں تو کیوں انگلیاں تھکاتے ہیں، اس میں کوئی راز ہو گانا۔

جس طرح بادل آپس میں ٹکراتے ہیں تو بھلی بنتی ہے۔ اسی طرح جب اللہ اللہ آپس میں ٹکراتا ہے تو نور بنتا ہے۔ لیکن وہ جو نور بنا وہ انگلیوں میں، اللہ اللہ بھی باہر، وہ نور بھی باہر، دھیان بھی باہر، عبادت ہے روحانیت نہیں ہے۔ وہ جو نور بنا وہ اب تمہارے کام نہیں آئے گا۔ اگر کام آئے گا تو یومِ محشر کام آئے گا، وہ وہاں جمع ہو جائے گا! اسی طرح کی ٹک ٹک تمہارے اندر ہو رہی ہے۔

وہ دل کی تسبیح ہے۔ اس دل کی تسبیح کے ساتھ یہ زبان اللہ اللہ نہیں ملا سکتی، وہ جو قلب اندر جاگ اٹھا وہ اس کے ساتھ اللہ اللہ ملاتا ہے۔ اب تم اس مخلوق کے اُستاد بن گئے کہ تیری تسبیح یہ ہے۔ اب تم نے اس کے ساتھ اللہ ملوانا شروع کیا، تین سال تک ملایا، کبھی ملا کبھی نہیں ہٹا، کبھی ملا کبھی ہٹا اور تین سال کے بعد اتنا پختہ ہو گیا کہ سوتے رہے اور اللہ اللہ ہوتی رہی۔ اُس وقت سلطان صاحب نے فرمایا: کوئی کچھ جاگ دیاں سُتے ہو، کچھ سُتیاں جاگ دے ہو یعنی کچھ لوگ ایسے ہیں جو جاگ کر عبادت کرتے ہیں ساری رات لیکن سوئے ہوؤں میں شامل اور کچھ لوگ بستر وں پر سو رہے ہیں ان کے دل اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں: ہم سوتے ہیں ہمارا دل نہیں سوتا۔

اب ان ٹک ٹکوں کا کیا کام ہے؟

وہ جو کون کو آگے بھیجتی ہیں نس نس میں پہنچاتی ہیں، پھر خون اوپر آتا ہے پر وہ ٹک ٹک نس نس میں پہنچاتی ہے۔ اب اس ٹک ٹک کے ساتھ اللہ اللہ مل گیا۔ اب یہ اللہ اللہ ٹک ٹک کے ذریعے نس نس میں چلا گیا، پورے خون میں چلا گیا۔ جب اللہ اللہ نس نس میں چلا جاتا ہے، پورے خون میں چلا جاتا ہے۔

اس وقت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

تو ایک دفعہ اللہ کرے گا تجھے ساڑھے تین کروڑ اللہ اللہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ فرماتے ہیں کیسے ملے گا؟ کہ تیرے اندر

سماڑھے تین کروڑ نسیں ہیں دل نے ایک دفعہ اللہ کری سماڑھے تین کروڑ نسیں (اللہ کے ذکر سے) گو خاٹھیں۔

سلطان صاحب فرماتے ہیں:

بہتر ہزار(72,000) اور ثواب ملتا ہے، اگر کسی کا دل ایک دفعہ اللہ کہے تو یہ جو مسامم ہیں جہاں سے پسینہ آتا ہے یہ بہتر ہزار ہوتے ہیں۔ دل نے ایک دفعہ اللہ کہا، بہتر ہزار(72,000) آوازیں یہاں سے بھی گنجیں۔ پھر علامہ اقبال نے فرمایا: پھر خدا بندے سے خود پوچھئے بتا تیری رضا کیا ہے۔ فرمایا خودی کو کر بلدا تنا.... اور خودی کا مطلب سمجھایا، خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ۔ کہ تولا اللہ الا اللہ کا اتنا ذکر کر، لوگ تجھے مجنوں کہیں اور منافق کہیں ریا کار ہے۔

ہمیں لندن میں ایک ڈاکٹر ملا، وہ ولی ڈاکٹر تھا۔ کہنے لگا بات اس سے بھی آگے ہے، کہ کیا ہے؟ کہ انسان کے جسم میں کھربوں جرا شیم ہوتے ہیں، جب خون میں اللہ اللہ جاتا ہے تو وہ بھی اللہ اللہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

تو بتاؤ وہ ثواب کس کو ملے گا؟

جب کسی کے نس نس میں نور چلا جاتا ہے، پورے خون میں نور چلا جاتا ہے تو وہ نور بن جاتا ہے۔ لوگ تو حضور پاک ﷺ کو بھی نور ماننے سے قاصر ہیں لیکن عام آدمی جس کے نس نس میں نور چلا جائے وہ نور بن جاتا ہے۔ وہ جو پہلا طبقہ ہے تسبیح والا، وہ مسلمان کا ہے۔ آپ دن رات تسبیح پڑھتے رہیں، نوافل پڑھتے رہیں، ان کا تعلق ظاہر سے ہے۔ آپ مسلمان ہیں، آپ مومن نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں میں بہتر(72) فرقے ہیں۔ زبانی، زبان سے سارے کلمہ پڑھتے ہیں، اس وجہ سے زبانی سارے ایک ہیں دل سے تو ایک نہیں ہیں نا۔ دل سے تو ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ اور مومن، ان کی زبان بھی کلمہ پڑھتی ہے اور دل بھی کلمہ پڑھتا ہے۔

تو..... مومن کی شریح ہے:

اعرب نے کہا ہم ایمان لے آئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہیں ان کو کہو صرف تم اسلام لائے مومن تب بنو گے جب نور تمہارے دل میں اُترے گا۔ اگر آج کا مسلمان دل سے بھی کلمہ پڑھ لے تو پھر فرقہ واریت ختم ہو گئی نا! زبان سے بھی ایک، دل سے بھی ایک۔ پھر مومن نہیں کہتا میں سُنی ہوں، میں شیعہ ہوں، میں وہابی ہوں، مومن کہتا ہے بس اُمتی ہوں تمہارا یا رسول اللہ ﷺ۔ عام آدمی یہاں تک پہنچا نور بن گیا۔ اگر وہ عالم بھی ہے تو اس کو نوراً علی نور کہتے ہیں۔ اور نہیں کے لئے حضور پاک ﷺ نے فرمایا میرے عالم بني اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہو نگے اور واقعی ان کی تو ہیں دین اسلام کی تو ہیں ہے۔ اگر ان کی تو ہیں کرو گے تو تم نے اسلام کی تو ہیں کری، تو اسلام کی تو ہیں کون کرتا ہے؟ مسلمان تو نہیں کرتا۔ انہی عالموں نے کافروں کو مسلمان بنایا ہے۔ اگر مسلمانوں میں کہیں فتنہ کھڑا ہوا، فوراً پہنچے جا کے مٹایا۔ ان کو عالم رباني کہتے ہیں۔

اور..... جو عالم اس علم باطن کے بغیر ہیں ان کو عالم زبانی کہتے ہیں، عالم سُوء بھی کہتے ہیں اور ان کے لئے حدیث شریف میں ہے کہ جاہل عالم سے بچو۔ اصحابہ نے پوچھا عالم بھی اور جاہل بھی، کہ جس کی زبان عالم اور دل سیاہ یعنی جاہل ہو۔ یہ

عالِم کافروں کو مسلمان نہیں بناسکتے، کافروں کو مسلمان نہیں بناسکتے لیکن مسلمانوں کو کافر کہہ سکتے ہیں۔ اُن عالموں نے فتنے مٹائے اور یہ روز ایک نیافتنہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ اب وہ پہلا درجہ مسلمان، پھر مومن، پھر عالم باعمل، اس کے بعد پھر ولايت شروع ہوتی ہے۔

اب ولايت کیا ہے؟

لوگ کہتے ہیں پتہ نہیں ولی کہاں سے آتے ہیں۔ یقین کرو اس کا راز پتا چل جائے تو بڑا آسان ہے ولايت۔ اگر اس کا راز ہی نہیں ہے، تو بڑی دور ہے بڑی مشکل ہے۔ تو وہ ولايت کیا ہے؟

جو بھی بچہ اس دُنیا میں آیا خواہ کافر کا بچہ آیا، وہ ولايت کا راز لے کے آیا اور تاریخ گواہ ہے کہ کافروں کے بچے مسلمان ہوئے، ولايت کا راز سیکھا اور بڑے بڑے ولی بنے۔ اگر کافر کا بچہ وہ ولايت کا راز لے کے آیا، تو کیا مسلمانوں کے بچوں میں وہ راز نہیں ہوگا۔ آپ نے دیکھا ہوگا رات کو سوتے ہو اور دوسرے شہر میں گھومتے ہو، خواب میں۔ تم نہیں ہوتے لیکن تمہارے اندر کی کوئی چیز ہوتی ہے، وہ شیطانی چیز ہے، وہ شیطانی محفلوں میں گھومتی رہتی ہے۔ باقی جو چیزیں ہیں وہ تمہاری نسوں میں چیٹی ہوئی ہیں، سورہی ہیں۔ جب اللہ کا نور اس نسوں میں پہنچا تو بھی بیدار ہو گئیں۔ جب وہ بیدار ہو گئیں، انہوں نے اندر اللہ اللہ کرنا شروع کر دی، ان کی اللہ اللہ سے تمہارے میں شعور آگیا۔ اب تم نے خواب میں دیکھا حضور پاک ﷺ کے رو خے کے گرد منڈلار ہے ہو، خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہو، تو ویوں کے درباروں کی طرف تمہارا رُخ ہو گیا۔ وہ ان چیزوں سے جواندرا بیدار ہو گئیں انکی غذا گوشت روٹی نہیں ہے، ان کی غذا اللہ کا نور ہے۔ ہر وقت اللہ اللہ ہو رہی ہے۔ اللہ اللہ کے نور سے ان کی پرورش ہو رہی ہے۔ بارہ (12) سال لگے، وہ مخلوقیں ہیں جس طرح جن فرشتے ہیں، بارہ (12) سال لگے وہ بالکل بالغ ہو گئیں۔ اب تم نے سوچا دیکھیں حضور پاک ﷺ کیا کر رہے ہیں، تم نے سوچا وہ اس سینے سے نکلیں حضور پاک ﷺ کے قدموں میں پہنچ گئیں۔

اس وقت بلہ شاہ نے فرمایا:

لوکی پنجویلے عاشق ہرویلے لوکی مسیتی عاشق قدماء

جو لوگ پانچ وقت رب کو یاد کرتے ہیں ان کی انہا مسجد ہے، باجماعت ہو جائیں گے اور کیا کریں گے؟ لیکن جو لوگ ہر وقت اللہ اللہ بھی کرتے ہیں وہ تو حضور پاک ﷺ کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں کہ قدموں میں پہنچ گئے تو نوازے تو گئے۔

اب تم نے سوچا وہ سینے سے نکلی اوپر پرواز کر گئیں۔ فرشتوں نے روکا نہیں رکیں کہنے لگے جو کچھ بھی ہے بیت المعمور سے آگے جل جائے گا اور وہ بیت المعمور سے بھی آگے چلی گئیں۔ وہاں پہنچ گئیں جہاں رب کی ذات ہے۔ ظاہری جسم سے حضور پاک ﷺ وہاں پہنچے اور ان مخلوقوں سے ولی وہاں پہنچتے ہیں۔ اس وقت فرشتوں نیکھا کہ واقی انسان اشرف الخلقات ہے۔ اُس وقت کہا اس وقت نہیں۔ اس کے بعد تم مر گئے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مر نے کے بعد نبی ہے یا ولی ہے سب کی رو جیں آسمانوں پر

چلی جاتی ہیں۔ یہی عقیدہ ہے تو پھر.....

درباروں میں کیا ہے؟

درباروں کی روح آسمان پر چلی گئی اور وہ جو اضافی مخلوقیں تھیں وہ ولی بن کے دربار پر بیٹھ گئیں۔ لوگوں کو فیض پہنچاتی ہیں، نماز پڑھتی ہیں، ذکر کرتی ہیں اور قیامت تک ان کا ثواب ان کی روح کو ملتا رہے گا۔ شبِ معراج میں حضور پاک ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرے۔ دیکھا موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں، فوراً اور پہنچے دیکھا موسیٰ علیہ السلام وہاں بھی موجود ہیں۔

مجدِ الف ثانی سے کسی نے پوچھا

کہ میں نے آپ کو فلاں دن خانے کعبے میں دیکھا، فرمانے لگے میں نہیں گیا۔ دوسرے نے کہا اسی دن حضور پاک ﷺ کے روپ پر یہ دیکھا، میں نہیں گیا۔ تیسرا نے کہا اسی دن غوث پاک ﷺ کے روپ پر دیکھا، فرمانے لگے میں نہیں گیا۔ لوگوں نے پوچھا پھر کیا تھا؟ فرمائے گئے میرا اندر تھا۔

وہ جواند رہے یہاں جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں سب کے اندر وہ مخلوقیں موجود ہیں۔ اگر تم ان کا راز سیکھ لو، ان کو غذا پہنچاؤ تو پھر تم مر کے بھی زندہ ہو، پھر ادھر بھی ہو ادھر بھی ہو۔ اگر تم نے ان کو نہیں چھیڑا تو وہ چالیس سال کے بعد ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں، پھر تم زندہ ہی مردہ ہو۔ پھر علامہ اقبال فرماتے ہیں:

اب نہ تیری ضرب کاری نہ میری ضرب کاری

اب تو اللہ ہو کر یا میں اللہ ہو کر اؤں وہ جواند راللہ ہو کرنے والی چیزیں تھیں وہ ہی ختم ہو گئیں۔

غوث پاک کی ایک وقت میں نو (9) آدمیوں نے دعوت پکائی، سُنا ہوگا۔ نو کے گھر جا کے کھانا کھایا۔ کچھ (لوگ) تو کہتے ہیں کیسے ہو سکتا ہے، جو آپ گوچا ہنے والے ہیں وہ کہتے ہیں ایسا ضرور ہوا ہے۔ پتہ ان کو بھی نہیں ہے کیسے ہوا ہے۔

غوث پاک کا جسم مبارک مسجد میں موذن کے پاس اور وہ جسم کے اندر کی چیزیں ادھر جا کے کھانا کھار ہی تھیں۔ اگر کھایا ہوگا، بیٹھی بھی ہوئی، اٹھی بھی ہوئی، باتیں بھی کی ہوئی۔ اور جس میں اٹھنے بیٹھنے اور باتوں کی طاقت ہے، نماز میں یہی کچھ ہے۔ ہو سکتا ہے ان کی نماز خانہ کعبہ میں ہوتی ہو۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ..... درویش کی نماز عرش معلیٰ میں ہوتی ہے!

ایک درویش نے کہا کہ درویش کی نماز عرش معلیٰ میں ہوتی ہے، مولوی صاحب ڈنڈا لے کے اس کے پیچھے بھاگے۔ میں تو دیوار کے اوپر نہیں جا سکتا تو عرش معلیٰ میں کیسے جا سکتا ہے؟ یہ جسم عرش معلیٰ میں نہیں جاتا ہے، وہ جو جسم کے اندر کی چیزیں ہیں وہ عرش معلیٰ میں جاتی ہیں۔

اب غوث پاک کا جسم مبارک مسجد میں تھا تو وہ (مخلوقیں) آزاد تھیں۔ قبر میں چلا گیا جسم مبارک، تب بھی وہ آزاد ہیں نا۔ اُس وقت بھی عرش معلیٰ میں نمازیں پڑھتی تھیں اور اب بھی پڑھتی ہیں اور قیامت تک پڑھتی رہیں گی۔ تو ثواب کس کو ملے گا،

جس کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

ایک ذاتی ہے اٹھانوے صفاتی ہیں۔ اٹھانوے مل کر بھی اسم ذات کو نہیں پہنچ سکتے۔ وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی، صفاتی اسم والے، مل کر بھی اسم ذات والے کو نہیں پہنچ سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ دیدار دے۔ جواب آیا (تم میں) تاب نہیں ہے۔ کہنے لگے کسی میں تاب ہوگی؟ جواب آیا: ایک میرا حبیب اور اُس کی اُمت۔ تو موسیٰ علیہ السلام کو جلال آگیا، میں نبی ہو کے اُمتی کے برابر نہیں، (کہنے لگے) جلوہ دے دیکھی جائے گی۔ جلوہ پڑا۔ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام یا حُمَن کا صفاتی ذکر کرتے تھے اور ان کے جسم میں جو نور آیا وہ بھی صفاتی نور تھا اور کیا وجہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اس دُنیا میں کوہ طور میں بیہوش ہوئے اور حضور پاک ﷺ سامنے جا کر مسکرار ہے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے جسم میں یا حُمَن کا صفاتی نور تھا وہ ذات کی تاب نہ لاسکا، اور حضور پاک ﷺ کے جسم میں اسم ذات کا ذاتی نور تھا۔ ذات، ذات کے سامنے مسکرا یا۔ اور حضور پاک ﷺ کے طفیل وہ اسم اس اُمت کو ملا تب اس کو فضیلت ہوئی۔ اور اُمت اس سے ڈرتی ہے، یا محروم ہے۔ بنی اسرائیل کے بنی رشک کرتے ہیں اس اُمت کے اوپر۔ وہ دید کو ترستے رہے، یہ کہتے ہیں ہم دیدار کرتے ہیں۔ اگر ان کو فضیلت ہے تو اس ذات سے ہے۔ (حضرت ابراہیم بن ادھمؐ) فرماتے ہیں میں نے ستر (70) مرتبہ اللہ کا دیدار کیا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہؓ فرماتے ہیں:

میں نے ننانوے (99) دفعہ اللہ کو دیکھا ہے۔ سلطان (با ہو) صاحبؒ فرماتے ہیں ادھر دیکھتا ہوں مخلوق نظر آتی ہے اور پر دیکھتا ہوں اللہ نظر آتا ہے۔ یہ اسم ذات کسی نبی کو نہیں ملا، ملا تو حضور پاک ﷺ کو ملا۔ حضور پاک ﷺ کے بعد نو (9) اصحابہ کرام کو ملا، جنہوں نے اس کو پھیلایا۔ یہ چشتی، نقشبندی، قادری اسی میں آتے ہیں۔ پہلے تو نو تھے اب چارہ گئے۔ چار میں بھی ایک کٹ گیا..... سہروردی، تین رہ گئے اب۔

اچھا، پھر نواحی سے پھر ان بارہ اماموں سے جو وقت کے غوث تھے، اجتماعی طور پر پھر ان کو دے دیا گیا، پھر انہوں نے اس کو پھیلایا۔ پھر بارہ اماموں سے لے کے انفرادی طور پر غوث پاک گودے دیا گیا، تب آپ غوث الاعظم کہلائے۔ اب پھر غوث پاک کو حکم ہوا کہ اب تم اس کو پھیلاؤ۔ اب پھر غوث پاک نے پھر ولیوں کو پھیلانا شروع کر دیا۔ اب یہ اسم ذات غوث پاک کے پاس ہے۔ آپ کو کہیں سے بھی حاصل ہو جائے سمجھیں کہ آپ غوث پاک سے ہی آپ کو اسم ذات حاصل ہوا ہے۔ پھر جب یہ ولیوں تک پہنچا، ان کے سینوں تک پہنچا، پھر اُس کے بعد بگڑنا شروع ہو گیا۔

(اسم ذات کا معاملہ) بگڑا کیسے؟

ولی تھا اسم ذات کے لئے آیا..... لوگوں کو اسم ذات سکھایا۔.... قلب کا اسم ذات سکھایا۔ جب وہ دُنیا سے چلا گیا،

اُس کا بیٹا ولی بن کے بیٹھ گیا۔ ولایت میں وراشت نہیں تھی۔ اگر وراشت ہوتی تو نبوت وراشت ہوتی نا؟ نبوت اعلیٰ مقام ہے نا ولایت سے؟ اگر نبوت وراشت نہیں ہے تو ولایت کیسے وراشت ہو سکتی ہے۔ اگر نبی کا بیٹا نبی نہیں ہو سکتا تو..... ولی کا بیٹا کیسے ولی ہو سکتا ہے۔

پھر کیا ہوا؟ پھر اُس (ولی) کا بیٹا ولی بن کے بیٹھ گیا، صدیوں سے یہ رسم چلنا شروع ہو گئی۔ ہو سکتا ہے اُن میں کوئی ایک آدھ ولی آبھی جائے لیکن ساری اُن کی اولاد ولی تو نہیں ہو سکتی نا! اب ہمارے لوگ ان سے جا کے بیعت ہونا شروع ہو گئے۔ جا کے پوچھا، وہ سنا تھا قلب کا معاملہ بھی ہوتا ہے؟ کہنے لگے یہ تو بڑا مشکل کام ہے۔ جنگلوں میں جانا پڑتا ہے۔ یہ تو بڑا جلالی ہے، تو پاگل ہو جائے گا، کیا تو جنگل میں جائے گا؟ بہتر ہے کہ تو شجرہ شریف پڑھ لیا کر۔ ہاں بس اسی سے رب تجھ پر راضی ہو جائیگا۔ وہ بیچارہ ساری عمر ہی شجرہ شریف پڑھتا رہا۔ شجرہ شریف سے صرف، صرف شاخت ہوئی نا! کہ اُس ولی کی کس کس سے نسبت ہے اور تو اُس میں کچھ نہیں نا! صرف شاخت تھی نا! وہ شجرہ شریف پڑھتا رہا، آخر میں اُس نے بھی گھر میں وہ رکھ دیا ایک طرف۔

پھر آگے ہمارے عالم تھے۔

انہوں نے دیکھا یہ خالی پیلی گدی نشین، سجادہ نشین، اگر یہ بیعت کر سکتے ہیں تو ہم بیعت نہیں کر سکتے؟
وہ ہمارے تعویز لکھنے والے،

انہوں نے بیعت کرنا شروع کر دی۔ جب بیعت کرنا شروع کر دی تو مُریدوں نے کہا بھئی اب قلب کا سلسle؟ انہوں نے کہا بس یہ ہے کہ خلق خدا کو راضی رکھو، اُن کو فیض پہنچاو اور یہ تعویز لکھ کے اُن کو دو، بس اسی میں اللہ مل جائے گا۔ تو وہ بھی تعویز لکھنا شروع ہو گئے۔ خیال اب اُدھر چلا گیا نا! تعویزوں کی طرف، اُن کا خیال شجرہ کی طرف چلا گیا نا! وہ اللہ کو بھول ہی گئے نا؟

اُس کے بعد ہمارے عالموں نے دیکھا، بھئی ہم تو ان سے بہتر ہیں، اتنا علم جانتے ہیں اگر انہوں نے دس بیس آدمی پیچھے لگائے، تو ہم نہیں کر سکتے ایسا، وہ عالموں نے بیعت کرنا شروع کر دی۔ جب عالموں نے بیعت کرنا شروع کر دی تو مُریدوں نے کہا کچھ قلب کا معاملہ؟ (کہا) بس منطق سیکھ لو، فلسفہ سیکھ لو، بحث کرنا سیکھ لو۔ پھر کیا ہوا کہ 'نیم حکیم خطرہ جان، نیم ملا خطرہ ایمان'۔ پھر جو اُن کے مُرید تھے وہ بحث مباحثے میں لگ گئے۔ ہر جگہ بحث مباحثہ شروع ہو گیا۔

پھر ہمارے مفتیوں نے دیکھا

کہ یہ ہمارے شاگرد تھے عالم، ان کے اتنے مُرید ہو گئے تو ہم کیوں پیچھے رہ جائیں۔ انہوں نے کہا ہم بھی بیعت کرتے ہیں..... جی آ جاؤ۔ اب بیعت شروع ہو گئی۔ انہوں نے پھر کیا کیا، پھر اپنے مُریدوں کو، شادگردوں کو وہ سکھا دیا کہ جو بھی ذرا ہلے جلے

..... اُس پر فتوی لگا دینا، ہمارے بغیر جو بھی ہے جلے اُس پر فتوی لگا دینا۔ اور تم، اس کا ثبوت ہم تمہیں دیتے ہیں۔ ابھی روحانی سفر کو دیکھ لو۔ اس کے اوپر جو فتوے لگائے انہی کے شاگردوں نے لگائے نا! بھی انہی مفتیوں کے شاگردوں نے فتوے لگائے نا! اور اس کو پڑھ کے دیکھو آیا اس پر فتوے لگتے ہیں یا نہیں۔

اب اُمت بالکل ہی اسم ذات سے دور چلی گئی۔

اب اُن کو پتہ ہی نہیں رہا کہ اسم ذات بھی ہوتا تھا۔ کچھ کہنے لگے ہوتا تھا لیکن پرانے زمانے میں، اب نہیں ہے۔ لیکن جس دن یہ اسم ذات دُنیا سے چلا گیا، دُنیا کو حق ہی نہیں ہے زندہ رہنے کا، اُسی دن قیامت کو آجانا ہے۔ یہ اسم ذات ہر زمانے میں ہے صرف ایک اس کی شناخت نہیں ہے۔ اس وقت جتنے بھی آدمی ہیں کسی نہ کسی سے بیعت ہونگے۔ ہر شخص اپنے پیر کو ولی سمجھتا ہے، تب اُس سے بیعت ہوانا! کیونکہ بیعت ولی کی ہوتی ہے، اب سارے تو ولی نہیں ہو سکتے نا؟ سب کے پیروی نہیں ہو سکتے۔ اس وقت دُنیا میں تین سو ساٹھ (360) ولی ہوتا ہے۔ چالیس (40) ابدال ہوتا ہے۔ ابدال کو بھی اجازت نہیں کہ وہ بیعت کرے۔ صرف غوث اور قطب، ایک غوث تین قطب صرف وہ بیعت کے مجاز ہیں یا اُن کے آگے خلیفے۔

اب جدھر بھی جاؤ غوث زمان اور قطب زمان،

غوث زمان اور قطب زمان..... اب ان کو پہچاننا بڑا مشکل ہو گیا۔ ولی کو ولی پہچانتا ہے۔ ولی کو ولی پہچانتا ہے اور چور کو چور پہچانتا ہے۔ ان (ولیوں) کو پہچاننے کے لئے سب سے پہلے تمہیں ذاکر قلبی بننا ہو گا، دل کی دھڑکن کو اللہ اللہ میں لگانا ہو گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ولی کی پہچان، جس کی محفل میں اللہ اللہ شروع ہو جائے۔ جب تمہاری دل کی دھڑکنیں اللہ اللہ میں لگ جائیں گی، پھر یہاں نزدیک، نزدیک ہی دربار ہے عبد اللہ شاہ غازیؒ کا۔ وہاں چلے جانا۔ تو وہاں بھی اللہ اللہ ہے، یہاں (قلب) میں بھی اللہ ہے۔ جس طرح بادل ٹکراتے ہیں گڑگڑا ہٹ بھی ہوتی ہے، اسی طرح جب اللہ اللہ ٹکراتا ہے تو رقعت بھی ہوتی ہے۔ تمہارے دل میں رقعت پیدا ہو جائے گی، تمہارا ذکر تیز ہو جائیگا، سمجھ جاؤ گے کہ یہ ولی ہے۔ پھر دوسرے دربار پہ چلے جانا، سہوں شریف چلے جانا۔ وہاں بھی اللہ یہاں بھی اللہ۔ وہاں بھی رقعت پیدا ہو جائے گی، دل کی دھڑکن، اللہ اللہ تیز ہو جائیگی۔ سمجھ جاؤ گے کامل ہے۔ پھر اپنے مرشد کے پاس چلے جانا، اگر وہاں بھی جانے سے وہی چیز ہوتی ہے جو سہوں شریف میں ہوئی تھی، جو غازی بابا پہ ہوئی تھی پھر تمہارا مرشد کامل ہے، پھر جان بھی جاتی ہے جانے دینا اُس کو نہیں چھوڑنا۔ پھر تم جیسے بھی ہو پرواہ نہیں۔

سلطان (باہو) صاحبؒ نے فرمایا:

اساں مرشد پھڑیا آپے لاہسی سارا ہو

کہ ہم نے مرشد پکڑ لیا اب وہ خود ہی ہمارے گناہوں کو معاف کرائے گا، صاف کرائے گا، ہمارے دل کا زنگ اُتارے گا۔ بلکہ

ایسے مرشد کے لئے حدیث ہے کہ یوم محشر میں چمک رہے ہو نگے ایک کونے پہ بیوں کی طرح۔ لوگ کہیں گے پتا نہیں یہ کونسا نبی ہے، آواز آئے گی نبی نہیں ولی تھا، لوگ کہیں گے ولی تو ہر زمانے میں ہوتا ہے دیکھیں تو سہی جا کے۔ پچان جائیں گے۔ ایک کہے گا اے اللہ میں نے اس کو خسرو کیا تھا، چلو بخش دو، ایک کہے گا اے اللہ میں نے اس کا کھانا کھلایا تھا، چلو بخش دو، ایک کہے گا اے اللہ میں نے اس کو کپڑا دیا تھا، چلو بخش دو..... ہزاروں گنہگار اسی طریقے سے بخشنے جائیں گے۔ اور جن کو اُن نے خریدا ہوا ہوگا..... بھی جو اُس کے مرید ہو نگے جن کو خریدا ہوا ہوگا، پھر وہ جدھر جائے گا اُدھر ان کو بھی لے کے جائیں گے۔

پھر آپ اپنے مرشد کے پاس جاتے ہیں... بار بار جاتے ہیں، وہ کچھ بھی نہیں ہوتا تو پھر..... وہ کامل نہیں ہے نا!

تو پھر ایویں نکما ای نکما ہی ہے نا!

تو پھر سلطان (باہو) صاحبؒ نے فرمایا:

اُس کو بوری میں بند کر دینا، یہاں کراچی میں سمندر نزدیک ہے، وہاں جا کے پھینک دینا۔ (سلطان باہوؒ) کہتے ہیں کہ وہ سولہ (16) مخلوقوں کا قاتل ہے۔ تمہارے اندر وہ جو سولہ مخلوقیں تھیں جنہوں نے رب تک پہنچانا تھا، رب تک یہ جسم نہیں جاتا مخلوقیں جاتی ہیں، اُس نے وہ سولہ مخلوقیں ضائع کر دیں۔ اگر اُس کے ہزار مرید ہیں تو سولہ ہزار کا قاتل ہے نا؟ وہ ایسی مخلوقیں تھیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری کچھ ایسی مخلوق ہے جس کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ جس کے اندر ہیں وہ بھی نہیں جانتا۔ اور وہ مخلوق جب اپنے ہاتھ، نوری ہاتھ، اٹھاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اور وہ مخلوق تھی..... تم مربھی جاتے اور وہ مخلوق قیامت تک تمہاری جگہ اللہ اللہ کرتی رہتی، وہ ان سولہ مخلوقوں کا قاتل ہے۔ تو پھر بتاؤ جدھر وہ جائے گا تم کو اُدھر لے جائے گا۔ اب ولیوں کیلئے کیا ہے جو ولی بنے ہوئے ہیں۔ جس طرح جھوٹی ولایت کا دعوے دار، جھوٹی نبوت کا دعویدار کافر ہے، نبی نہیں ہے لیکن اپنے آپ کو سمجھتا ہے کافر ہے، اُس کو ماننے والے بھی کافر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ولی نہیں ہے، اپنے آپ کو ولی سمجھتا ہے تو پھر وہ کافر کے نزدیک پہنچ جاتا ہے اور اس کے ماننے والے کم بخت اور بے نصیب۔

اب ولی کیا ہے؟

اب ولی کیا ہے۔ یہ سارے تو اپنے آپ کو ولی سمجھتے ہیں پھر وہ کیا ہے؟ ولی وہی ہے اگر آپ کی نواز شریف سے دوستی ہے تو نواز شریف سے بات چیت ہو اور اُس کو دیکھا ہوا ہو۔ نہ دیکھا ہے نہ بات چیت ہے کہتے ہیں میرا دوست ہے۔ جھوٹ ہے نا؟ ولی اللہ، اللہ کا دوست، اللہ سے بات چیت ہو، اللہ کو دیکھا ہوا ہو، وہ ولی اللہ ہے۔ نہ اللہ کو دیکھا ہے، نہ اُس سے بات چیت کرتا ہے کہتا ہے میں اُس کا دوست ہوں۔ کتنا بڑا فرماڈیا ہے..... بتاؤ۔

یقین کرو! اس علم باطن کے بغیر علم ظاہر بیکار ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے: یہ جو ظاہر ہے یہ باطن کی نقل ہے۔

بات کہہ دیتے ہیں..... فتوے تو پہلے ہی کافی لگے گے ہوئے ہیں۔

یہ جو دنیا ہے یہ باطن کی نقل ہے۔

اصل ادھر ہے نقلِ ادھر آیا۔ ایسے سب سے پہلے یہ جو عورت جس پر تم مرتے ہو، یہ بھی نقل ہے نا! اصل تھوڑیں ہیں ادھر تمہارے لئے جو اصل ہے وہ حوریں ہیں۔ یہ نقل ہے ان کی جگہ۔ اُس کے بعد یہ جو تمہارے مکان تم بنائے ہو یہ بھی نقل ہے۔ ادھر سونے چاندی کے محلات ہیں ادھر انیطیں گارے کے مکان ہیں۔ یہ بھی ان کی نقل ہے، نقل ہے نا! اُس کے بعد یہ جو تم فروٹ کھاتے ہو، کھانا کھاتے ہو یہ بھی نقل ہے۔ سب سے پہلے انگور آیا اوپر سے، بہشت سے آیا، آدم علیہ السلام نے کھایا، وہ اصل تھا۔ پھر وہ زمین میں گیا پھر اگا پھر زمین میں گیا وہ نقلی ہو گیا نا! اب اس میں زمین کی تاثیر ہو گئی اور یہ بھی نقل۔ اور تیسرا چیز جس خانہ کعبہ میں تم جاتے ہو، کتنے پیار سے جاتے ہو، وہ یقین کرو وہ بھی نقل، اصل خانہ کعبہ بیت العمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا خواب میں دکھایا کہ ایسا ہی نقل خانہ کعبہ بننا۔ انہوں نے ایسا ہی خانہ کعبہ بنایا اصل تو اوپر ہے نا! اصل (کعبہ) میں اصلی جائے نا! نقل، اس میں تو نقلی بھی جاسکتا ہے، ہر قسم کا آدمی جاسکتا ہے۔ اُس میں تو نقلی نہیں جائے گا۔ اُس میں تو اصلی بننا پڑے گا۔ اور یقین کرو یہ تمہارا جو قرآن مجید ہے یہ بھی پر لیں سے آیا ہے۔ کاغذ یہاں خریدا ہے پر لیں لگایا۔ نقل ہے نا! اصل جو قرآن مجید ہے اُس میں اصل پہنچ گا نا! وہ تو نوری الفاظ میں حضور پاک کے سینے مبارک میں ہے۔ اصلی بنو گے تو اصل تک پہنچو گے۔ اگر اصلی نہیں بنو گے تو نقل ہی نقل ہے تمہارے لیے۔ اور یقین کرو یہ تمہاری نماز میں بھی نقل۔ وہ اصل نمازوں کا معراج ہے تو یہ نمازوں میں بتلا کر کے لے گئی۔ یہ نماز صورت ہے۔

مجدِ صاحبؒ فرماتے ہیں

ہر آدمی کی نماز صورت ہے، صورت نقل کو بولتے ہیں، خاصاً خدا کی نماز حقیقت ہے۔ فرماتے ہیں ہر آدمی کو چاہیے کہ نماز حقیقت کی تلاش کرے۔ نماز حقیقتِ معراج ہے اور یہ نماز نقل، یہ فرقوں میں بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ اب اس باطن کے بغیر ظاہر کی کوئی قبولیت نہیں ہے، نمازوں کی بھی قبولیت نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں علم باطن نہیں ہے نا!

باطن کیا ہے؟

ظاہر لوگوں کو دکھانے کے لئے، باطن اللہ کو دکھانے کے لئے۔ ظاہر کے لیے حکم ہے تو ایسی عبادت کر مسجد میں جا کے کر تاکہ لوگ دیکھیں جا کے تو نمازی ہے اور باطن کے لیے حکم ہے ایسی عبادت کر چکے چکے کرتُو جان اور میں جانوں۔ اس کو بھی خبر نہ ہو۔ وہ باطن کی عبادت کیا ہے؟ وہ جب تمہارا قلب اللہ اللہ میں لگ جائے گا، یا تمہیں خبر ہو گی تو یا اللہ کو ہو گی۔ اس کو بھی نہیں پتہ کہ یہ کیا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو فرمایا، قل هو اللہ واحد، کہہ دیجیے اللہ ایک ہے۔ آپ ﷺ نے آمین کہا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو کہا کہہ دو اللہ ایک ہے۔ جنہوں نے آمین کہا مسلمان، جنہوں نے نہیں مانا کافر، جنہوں نے جیل

وجت کری منافق۔ اب تم کس کو کہتے ہو کہہ دے اللہ ایک ہے۔ بس یہی ایک راز ہے۔

بلہ شاہؒ نے فرمایا:

اک نقطے وچ گل مکدی اے

تم اپنے دل کو کہتے ہو کہہ دے اللہ ایک ہے۔ وہ جواب دیتا ہے گھر میں آٹا ہی نہیں ہے، حیل وجت کری نا! پھر کہتے ہو اللہ الصمد اللہ بے نیاز ہے۔ وہ کہتا ہے بیوی بیمار ہے، نہیں مانا۔ لم یلد ولم یولد، دل کہتا ہے ڈیوٹی سے لیٹ ہو گیا چل۔

جوزبان میں ہو وہ دل میں ہو وہ صادق ہے مانو گے نا! اگر زبان میں اور دل میں تو منافق ہے نا! کافروں کی زبان اقرار نہیں کرتی، منافقوں کے دل تصدیق نہیں کرتے اور فاسقوں کے جسم عمل نہیں کرتے، بتاؤ تمہارا دل تو منافق تھا اور منافق دل کی نماز کیسے ہو گی؟ وہی ہیں منافق دل والے جو بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔

وہ دل باطن ہے، زبان ظاہر ہے، اُس کے ساتھ باطن نہیں ہے وہ منافقوں میں چلی گئی۔ اب اُس نماز کے لئے تمہیں سب سے پہلے اللہ اللہ سیکھنا ہو گا۔ دل کی دھڑکنوں کو اللہ اللہ میں لگانا ہو گا۔ پھر کوشش کرو گے کام کا ج کرتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے، اس کو بولتے ہیں:

دست کار میں، دل یار میں

پھر کوشش کرو گے اخبار رسالہ پڑھتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے۔ کامیابی ہو جائے گی۔ پھر کوشش کرو گے نماز پڑھتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے، اُس وقت زبان کہے گی کہہ دے اللہ ایک ہے، دل کہے گا اللہ اللہ۔ لم یلد ولم یولد، دل کہے گا اللہ اللہ۔ اب زبان، جو کچھ زبان میں، زبان اقرار کر رہی ہے دل تصدیق کر رہا ہے اور جسم عمل کر رہا ہے۔ اب زبان میں ظاہر دل میں باطن، باطن اور ظاہر مل گیا۔ زبان ذکر مفصل میں ہے اور دل ذکر محفل میں ہے۔ زبان دلیل سے منوار ہی ہے کہ کہہ دے اللہ ایک ہے اور دل بغیر دلیل کے مان رہا ہے کہ اللہ ہی اللہ۔ زبان کا کمال ہے امریکہ سے بولتے ہیں یہاں سنتے ہو، یہ جو تمہارا انھی ہے اس کا کمال ہے، اس تو تھڑے (زبان) کا کیا ہے، (اطفیہ) انھی کا کمال ہے کہ۔ وہاں بولتے ہیں یہاں سنتا ہے یہ اور اس قلب کا کمال ہے یہاں گونجتا ہے عرش معلیٰ والے سنتے ہیں۔ یہ قلب یہاں گونجے گا عرش معلیٰ والے سنیں گے۔ اس تمہاری نماز یہ دل عرش معلیٰ میں پہنچائے گا، وہ نماز مومن کا معراج ہے، اگر پوری زندگی میں دور کعینیں بھی ایسی مل جائیں تو ان ہزاروں رکعتوں سے بہتر ہے۔

یہ نماز حقیقت ہے اور یہ تمہاری پہلی سنت ہے۔ حضور پاک ﷺ غارِ حراء میں جاتے کیا کرتے، نماز یعنی تو تھیں نہیں ذکر الہی کرتے۔ پھر جب آپ لوگوں کو مسلمان بناتے، نماز یعنی اُس وقت بھی نہیں تھیں، نماز یعنی تو بعد میں اُتریں اُس وقت مسلمان کیا

کرتے ذکر الٰہی کرتے۔ بس ذکر الٰہی کرتے رہے کئی سال کرتے رہے ذکر الٰہی سے اُن کے سینے منور ہو گئے۔ پھر جب نمازیں اُتریں، شبِ معراج میں اُتریں، تو پھر وہ حلقوں میں نہیں بلکہ سیدھی سینوں میں گئیں۔
یہ تمہارا پہلا رکن بھی ہے۔

(اسلام کے) پانچ رکن ہیں۔ پہلا رکن کلمہ طیبہ..... اور کلمے کے لئے حدیث شریف: افضل ذکر کلمہ طیبہ اور ذکر کے لئے قرآن مجید فرمایا ہے: اُٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹیں لیتے میرا ذکر کرو۔ خرید و فروخت میں بھی اس سے غافل نہ ہونا۔ یہ تمہارا پہلا رکن بھی ہے اور یہ تمہارے قرآن مجید کا پہلا لفظ بھی ہے۔ الف، لام، میم۔ تم کہتے ہو حروف مقطعات، آگے چلو، سلطان (با ہو) صاحبؒ نے فرمایا: میں کسی مدرسے میں نہیں پڑھا، میں نے قرآن مجید کا پہلا لفظ لے لیا۔ الف سے اللہ اللہ کرتا رہا۔ اللہ کرنے سے میرا سینہ چمک اٹھا۔ حضور پاک ﷺ نے چمکا ہوا سینہ دیکھا اور سینے سے لگالیا اور سارے علم اس سینے میں خود بخود آگئے۔ الف سے اللہ اللہ کر، اگر اس کی جلالت سے ڈرتا ہے تو امام سے لا الہ الا اللہ ہی پڑھتا رہ، اگر اس سے بھی ڈرتا ہے تو میم سے محمد الرسول اللہ ہی پڑھ۔ اگر اس کی توفیق نہیں ہے پھر کتاب میں لگا رہ۔ یہ لوگ (الف لام میم) والے نور سے ہدایت یافتہ ہیں۔ اور آگے کتاب سے ہدایت ہے۔ کتاب کا کوئی اعتبار نہیں تجھے گمراہ بھی کر سکتی ہے، لیکن الف لام میم والے نور کی ہدایت والے کبھی گمراہ نہیں ہوتے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ذا کر کبھی گمراہ نہیں ہوتا،

(ہم) یہ مانتے ہیں اُس سے غلطی ہو سکتی ہے، گناہ ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دیوبندی ہو جائے۔

یا مرزائی ہو جائے۔

یا وہابی ہو جائے۔

وہ سنی کاسنی ہی رہے گا۔ وہ غیر مقلد کبھی نہیں ہو سکتا۔

ہر آدمی کو گمان ہے،

اللہ تعالیٰ میرے پہ بڑا مہربان ہے۔ جس سے پوچھو کیا حال ہے؟ بڑا اللہ کا کرم ہے۔ کیوں؟ کاربنگلہ ہے کرم نہیں تو اور کیا۔ وہ دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ کیا حال ہے؟ بڑا کرم ہے۔ کیوں؟ اتنا بڑا ہوں اتنی صحت ہے کرم نہیں تو اور کیا ہے۔ وہ تیسਰے سے پوچھتے ہیں کیا حال ہے؟ بڑا کرم۔ کیوں؟ غریب خاندان سے تھا اتنا بڑا افسر بن گیا کرم نہیں تو اور کیا۔

اور ہم کہتے ہیں،

اگر تم اس کو کرم سمجھتے ہو تو تمہاری نادانی ہے۔ یہ چیزیں تو کافروں کو بھی دی ہیں، جو کافروں کو دیں وہ تم کو دیں تمہارے

اوپر کیا کرم ہوا ہے۔ اگر تم نے اُس کا کرم دیکھنا ہے کہ واقعی اس کا کرم تمہارے اوپر ہے تو اس کے ذکر میں لگ جاؤ۔ وہ آیت ہے: کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر میں جھک جائیں۔

اُس کے ذکر میں جھک جاؤ، دوچار پانچ چھ دن میں اندر سے اللہ اللہ شروع ہو گئی، اُس کا کرم ہو گیا۔

فاذکرونی والذکر کم تو میرا ذکر کر میں تیرا ذکر کروں گا۔

ذکر اُسی کا کیا جاتا ہے جس سے دوستی ہو جائے۔ اگر کوشش کے باوجود اللہ اللہ نہیں جنتا، الٹا وحشت ہوتی ہے، الٹا اس کے خلاف ہو گئے تو تمہارے پر رب کا کوئی کرم نہیں۔ اگر کرم ہوتا..... تو تم کو اپنے نام لیواوں میں لیتا۔ اپنے آپ کو پہچاننے کا راز..... میں کیا ہوں، میرا مرشد کیا ہے اور مجھ پر اللہ کا کتنا کرم ہے یہی ایک کسوٹی ہے۔

بندے اور رب کے درمیان ایک ہتھیار (آلہ) ہے، وہ دل ہے۔ کہتا ہے اگر مجھ سے رابطہ کرنا چاہتے ہو تو اس ٹیلیفون کو صاف کر لے نا اور کسی چیز سے تعلق نہیں ہے۔ اس دل سے تعلق ہے، اس دل کو صاف کر لینا۔

اب دل صاف کیسے ہوتا ہے؟

اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے..... وہ بھی اگر دل ذکر کرے تو، زبان سے تو زبان پاک ہو گی نا! دل سے (ذکر کرو گے) دل پاک ہو گا نا! جب وہ دل کا ذکر سیکھے گا تو اُس کا دل پاک ہو جائے گا صاف ہو جائے گا۔ اگر ٹیلی فون صاف بھی ہو، ٹھیک بھی پڑا ہوتا بھی اس کو بھلی کی تاروں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ صاف ہو جائے تو بھی۔ اس دنیا کا نظام بھلی کا ہے اُس دنیا کا نظام نور کا ہے۔ اس دل میں ذرا بھی نور آجائے، جس طرح لو ہے کولو ہے سے نسبت ہے مفنا طیس معمولی سوئی کو دور سے کھینچ لیتا ہے تابے کو کیوں نہیں کھینچتا؟ نسبت ہے نالو ہے کو، لو ہے کو کھینچتا ہے۔ اسی طرح ذرا بھی نور آجائے وہ نور کا گولا اس سے پیوست ہو جاتا ہے، اس آدمی کو اُس سے نسبت ہو جاتی ہے۔

اب لوگ دعا مانگتے ہیں قبول نہیں ہوتی تو بولیوں کے پاس جاتے ہیں نا؟ بھی ان (لوگوں) کا ٹیلیفون ہی نہیں ہے۔ دعا میں کرتے ہیں، کراماً کاتبین پتا نہیں کب اوپر پہنچائیں گے، کب وہ (رب) درخواستیں دیکھے..... نہ دیکھے۔ بولیوں کے پاس کیوں؟ ان کے ٹیلی فون صاف ہیں نا! فوراً جاتے ہیں۔ جوبات کرتے ہیں فوراً اوپر پہنچ جاتی ہے۔ جب اوپر پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے اور یہ جو ٹیلی فون بولیوں میں ہیں وہ بھی تمہاری طرح تھے۔ انہوں نے اپنے ٹیلی فون کو صاف کیا تو وہاں تک پہنچ سکتے ہو۔

اور جب کوئی شخص اللہ اللہ کرتا ہے، دل سے اللہ اللہ کرتا ہے، تو اُس کے دل میں اللہ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ کسی بھی شخص کو، امریکہ میں بیٹھا ہے، آپ اس کو دل سے یاد کریں، چالیس دن یاد کریں دل کو دل سے راہ ہے، اس کا خط آجائے گا۔ جب آپ اللہ کو دل سے یاد کریں گے تو آپ کے دل میں اللہ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ (جب) اللہ کی محبت پیدا ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے اوپر نہیں لیتا۔ بھی اُس کے لئے ایک نماز پڑھوں کا ثواب دے دیتا ہے۔ ایک روپیہ خرچ

کرو دس واپس کر دیتا ہے۔ اُس سے تھوڑی سی بھی محبت کرو، وہ اس سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ احسان نہیں لیتا۔ محبت کا بدلہ محبت۔ پھر جب وہ اس سے محبت کرتا ہے پھر وہ عشق کا مقام ہے۔ جتنے عشق پہنچاوے اوتھے ایمان کو بھی خبر کوئی نہیں ہے۔ پھر میں تیرا..... اور تو میرا۔

اب اس کی اجازت بھی ہوتی ہے!

آپ یہاں تہجد پڑھتے رہیں شیطان کو نے میں کھڑا ہنستا رہتا ہے۔ کیوں؟ تحکمتارہ! تیرا دل تو میرے ہاتھ میں ہے جب جی چاہے گا موڑ دوں گا۔ اور تمہیں ایک دین شکایت ہوئی میں بڑا تہجد گزار تھا، مجھے کیا ہو گیا ہے۔ میں فرض نماز نہیں پڑھ سکتا۔ تو شیطان نے دل موڑ دیا! جب کوئی شخص اللہ اللہ کو دل میں بسانے کی کوشش کرتا ہے شیطان سوچتا ہے اگر یہ اللہ اس کے دل میں چلا گیا، اس کا دل منور ہو گیا..... یہ تو ساری عمر کے لئے میرے ہاتھوں سے گیا۔ اُس کے پاس ہندوفوج ہے۔ حکم دیتا ہے جاؤ اس کوتباہ کرو، بر باد کرو..... کچھ بھی کرو، یہ اللہ اللہ اس کے دل کے اندر نہ جائے۔ اگر وہ اللہ اس کے اندر چلا گیا تو پھر کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ اللہ کرتے ہیں اُن کے دل پر اللہ نقش ہو جاتا ہے۔ پھر قرآن ان کے لئے فرماتا ہے: کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر ایمان لکھ دیا۔

ایمان کیا ہے؟

یہ مہر پولیس کی لگی ہوئی ہے تو ثابت ہوتا ہے پولیس والا، یہ اللہ کی مہر لگی ہوئی ہے ثابت ہے اللہ والا۔ کچھ لوگ ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں اُن کے دل پر حضور پاک ﷺ کا روضہ بس جاتا ہے۔ پھر وہ کہیں بھی ہے مدینے میں ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں اُن کے دل پر خانہ کعبہ آ جاتا ہے۔

ایک دفعہ مجدد الف ثانیؒ نے دیکھا کہ باطنی مخلوق اُن کو سجدہ کر رہی ہے۔ پریشان ہوئے سجدہ تو انسان کو جائز نہیں، استدرج تو نہیں ہو گیا۔ آواز آئی گھبراو نہیں! یہ تمہیں سجدہ نہیں کر رہے۔ وہ جو تمہارے اندر خانہ کعبہ بس گیا ہے یہ اُس کو سجدہ کر رہے ہیں۔ جب رابعہ بصریؓ کے دل پر خانہ کعبہ آیا اُس کعبے کو حکم ہوا جا، جا کے اس کا طواف کر۔ تجھے ابراہیم نے بنایا اس کو تو میں نے نور سے بنایا ہے۔

تو پھر علامہ اقبال نے بھی کہا تھا ”جبل الورید۔ وہ کہتے ہیں تو بھی ہماری شہرہ رگ کے نزدیک ہے نا! ہم شراب پیتے ہیں کچھ بھی کرتے ہیں تو بھی ہمارے ساتھ ہوتا ہے نا!۔ بھی شہرہ رگ کے نزدیک ہے پھر ہمارے ہر فعل میں تو ہمارے ساتھ ہے۔ تو جب ہمارے ساتھ ہوتا ہے تو پھر ہمارا حساب کتاب کس چیز کا لے گا۔ بھی اگر تو ”جبل الورید“ ہے تو پھر ہمارے ساتھ ہی ہے پھر حساب کتاب کیا؟ پھر انہوں نے (اصل بات کو) کھولا تھا نہیں، جب فتوے کا جواب دیا تھا کہ وہ انہی کے ”جبل الورید“ ہے جن لوگوں نے اُس کو اپنے اندر بسالیا۔ اور جن لوگوں نے اُس کو اپنے اندر بسالیا، اُس کے لئے توحیدیث ہے:

”میں اُن کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے،

شیطان سوچتا ہے ان مراتب میں سے کوئی مرتبہ نہ لے جائے، ہندوفونج کو حکم دیتا ہے جاؤ اس کوتباہ کرو، اب تمہارے پاس تو ایک جن بھی نہیں جوان کا مقابلہ کرے۔ جہاں سے اس کی اجازت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ایک رحمانی فوج دیتا ہے۔ وہ شیطانی فوج تم پٹوٹ پڑی ارجمندی فوج شیطانوں پٹوٹ پڑی۔ اور وہ رحمانی فوج اُس وقت تک تمہارا ساتھ دے گی جب تک تمہارے اندر وہ رحمان جاگ نہیں اٹھتے۔ وہ مخلوقیں جب تک جاگ نہیں اٹھتیں، پھر تم بندہ نہیں رہے بندہ نواز بن گئے، غریب نہیں رہے غریب نواز بن گئے۔ یہ اس کی اجازت ہے۔

اب اس کا طریقہ بھی بتا دیں۔ ہو سکتا ہے کچھ اہل دل ہوں، ایک بھی اہل دل نکل آیا تو ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ کیونکہ اگر کسی ایک کا بھی دل اللہ کے ذکر سے دھڑکے، بیماری سے نہیں اللہ کے ذکر سے دھڑکے تو یقین کرو ادھر عرش معلیٰ بھی دھڑکتا ہے۔ پھر عرش معلیٰ ہلتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں اے اللہ یہ کیا ہورہا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا ایک خاکی بندہ جس پر انکار سجدہ ہوا تھا آج وہ نہیں آج اُس کا دل میرے ذکر میں مصروف ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں کاش ہم بھی اس طرح کے انسان ہوتے، ہمارے اندر بھی ایسا دل ہوتا، ہم بھی تیرے عرش کا ہلاتے۔ ایک آدمی بھی ایسا نکل آئے تو ہمارے لیے بہت کچھ ہے..... جو عرش کو ہلاتے۔ اور اُسی کے لیے علامہ اقبال نے فرمایا: محبت مجھے ان جوانوں سے ہے ستاروں پر جوڑا لتے ہیں کمند

اب اس کا طریقہ کیا ہے؟

روزانہ چھیا سٹھ (66) مرتبہ سفید کاغذ پر کالی پیسل سے اللہ لکھیں۔ آپ تھوڑے دن لکھیں گے ایک وقت آئے گا آپ جو کاغذ پر لکھتے تھے آپ کی آنکھوں پر تیرنا شروع ہو جائے گا۔ جب آنکھوں پر تیرنا شروع کر ہو جائے پھر لکھنا بند کر دیں، آنکھوں سے پھر دل کے اوپر اتارنے کی کوشش کریں۔ اگر اللہ نے چاہا جو کاغذ پر لکھتے تھے وہ دل پر لکھا نظر آئے گا۔ اُس وقت دل کی دھڑکن تیز ہو جائے گی، ٹک ٹک، پھر اُس کے ساتھ اللہ ہو ملائیں۔ ایک (ٹک) کے ساتھ اللہ، ایک (ٹک) کے ساتھ ہو، بار بار ایسا کریں گے وہ دل کی دھڑکنیں اللہ ہو میں تبدیل ہو جائیں گی۔ رات کو سوتے وقت انگلی کو قلم خیال کر کے دل کے اوپر اللہ لکھتے لکھتے سو جائیں، اسی میں نیندا آجائے۔

آدمی رات کے وقت اس دُنیا میں خاص فرشتے آتے ہیں،

کراماً کا تبین سے ہر آدمی کے بارے میں پوچھتے ہیں بتاؤ اس کا آخری عمل کیا تھا جب یہ سونے لگا تھا پتہ نہیں صبح اس کی جان ہے یا نہیں۔ (کراماً کا تبین جواب دیتے ہیں) یہ عشاء کی نماز پڑھ کے سویا تھا۔ دعا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو خوش رکھے، اور یہ درود شریف پڑھ کے سویا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی خوش رکھے۔ اور یہ ایک مسکین کو کھانا کھلا کے سویا تھا..... اللہ تعالیٰ اس کو بھی خوش رکھے۔ اور یہ اللہ ہو پڑھتے پڑھتے اُسی کی مستقی میں سو گیا تھا..... وہ کہتے ہیں، خاموش آہستہ بات کرو شاید اُس کی یا دمیں آنکھ لگ گئی ہو۔ ہو سکتا ہے تمہاری ساری رات اللہ تعالیٰ عبادت میں شامل کر دے۔

صحح اٹھیں آفس جاری ہے ہیں، جب تک دل کی دھڑکن سے نہیں ملتا اُس کو ذکر خفی کہتے ہیں۔ لوگ خفی کو قلبی سمجھتے ہیں، نہیں

جب دل کی دھڑکن سے اللہ اللہ ملتا ہے وہ ذکر قلبی کھلاتا ہے۔ جب تک ذکر قلبی نہیں ہوتا، ذکر خفی کرتے رہیں۔ وضو ہو یانہ ہو۔ دل کا وضو پانی سے نہیں ہوتا ہے سارا دین پانی میں پڑے رہیں پانی تو دل میں جائے گا نہیں تو وضو کیسے ہو گا۔ جب وہ اللہ کا نور اس دل میں جائے گا وہ اس کو دھونے گا اُس کو بولتے ہیں وضو کر لے شوق شراباں دا۔ اور وہ وضو گھری گھری نہیں کرتے، زندگی میں ایک ہی بار کافی ہے۔

اگر ذکر سے گرمی آئے تو برداشت کریں، اگر برداشت نہ ہو تو درود شریف پڑھیں، درود شریف اُس کو ٹھنڈا کر دے گا۔ پھر ذکر کریں کیونکہ قانون قدرت ہے گرمی کے بغیر کوئی چیز نہیں پکتی۔ یہ قانون قدرت ہی ہے، فصل..... وہ بھی گرمی کے بغیر نہیں پکتا، لیکن جب وہ جلنے کو ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اوپر بارش بر سادیتا ہے۔ گھر میں ہانڈی ہے جب جلنے کو ہوتی ہے تو پانی کا چھینٹا مارتے ہیں اور خوشبو ہوتی ہے۔ اس طرح یہ سینہ بھی گرمی کے بغیر نہیں پکتا ہے نا! جب یہ اللہ کے نور سے جلنے کو ہوتا ہے تو درود شریف پڑھتے ہیں وہ اُس کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ زبانی عبادت میں سب سے افضل درود شریف ہے۔

لیکن جب ذکر قلب عطا ہو جاتا ہے تو درود شریف اُس کا وسیلہ بن جاتا ہے۔ بہت سے لوگ ہوں گے جن کے دل کی دھڑکنیں عمر کی وجہ سے محسوس نہ ہوتی ہوں گی۔ پہلے تو وہ کوشش کریں کہ کسی طریقے سے دل کی دھڑکنیں اُبھریں، اگر نہیں اُبھرتی ہے تو پھر وہ سانس کا ذکر کرنا شروع کر دیں، سانس اندر لیتے وقت اللہ باہر (نکالنے وقت) ہو..... اللہ ہو۔ سانس تو آیا نا! چلو عبادت ہی سہی۔ جہاں ذکر کے حلقة ہوتے ہیں وہاں جا کے بیٹھیں، اللہ ہو کی ضربیں لگائیں، یہ اللہ ہو کی ضربیں زور زور سے اللہ اللہ کرتے ہیں جسم کو ہلاتے ہیں، وہ دل کی دھڑکنیں اُبھرتی ہیں اس سے وہ جب دل کی دھڑکنیں اُبھرتی ہیں پھر اس کے ساتھ اللہ اللہ ملاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کسانی (کاشتکاری) آدمی ولایت ہے۔ کیوں ولایت ہے؟ وہ (کسان) ہل چلاتا ہے، ہل چلاتا ہے کافی دیر تک چلاتا رہتا ہے پھر اس کا دل دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے اگر اُس دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ ملائے تو آدمی ولایت ہے نا! ورنہ جس طرح بیل کا دھڑک رہا ہے، اُسی طرح اُس کا دھڑک رہا ہے۔

اب اس ذکوریت کے کچھ اور بھی طریقے ہیں:

کچھ لوگ قناعت پسند ہیں، کچھ کم مرتبے میں، کچھ زیادہ مرتبے میں ہیں، کچھ عاشقین میں ہیں۔ اگر تو پانچ نمازیں پڑھتا ہے قناعت پسند ہے تو پانچ ہزار (5,000) دفعہ روز ذکر کر، اگر تو میرا عاشق میں تیرا عاشق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جلدی آ میں تیار ہوں۔ یعنی وہاں کوئی دینیں ہے۔ وہ طریقہ بھی ہے۔ اُس کے لئے سوالا کھ (125,000) دفعہ روز ذکر کرنا پڑتا ہے۔ تو سوالا کھ دفعہ ذکر تسبیح سے نہیں ہوتا ہے، سانس سے نہیں ہوتا ہے، ضربوں سے نہیں ہوتا ہے، خفی نہیں ہوتا ہے، سوالا کھ کا ذکر ان دھڑکنوں سے ہوتا ہے۔ یہ سینکڑ کی سوئی ان دھڑکنوں سے بنی ہے۔ یہ ایک گھنٹے میں 3600 دفعہ ملک ملک کر لیتا ہے۔ ذکر سے اور تیز ہو جاتا ہے گرمی سے، ایک گھنٹے میں 6,000 دفعہ اللہ کر سکتا

ہے، چوبیس گھنٹے میں سوالاکھ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

سوالاکھ سے آگے کوئی عبادت نہیں ہے۔

جب فتح مکہ ہوئی تو اصحابہ کرام کے (ذکر) دل سوالاکھ تک پہنچ چکے تھے۔ اس وقت وہ آیت اُتری کہ میں نے تمہاروں کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔ وہ آیت ہر زمانے کے لئے ہے..... آج کے لئے بھی ہے۔ اگر آج بھی کسی کا دل سوالاکھ (دفعہ اللہ اللہ کرنے) تک پہنچ جائے، اللہ کی قسم.... اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ کوئی مصیبت آتی ہے..... آیت کریمہ پڑھاتے ہیں..... سوالاکھ مرتبہ پڑھاتے ہیں نا! اگر اس سے زیادہ بھی مقدار ہوتی تو وہ بھی پڑھاتے نا؟ دولاکھ دفعہ، پونے دولاکھ دفعہ..... لیکن ہی سوالاکھ دفعہ۔ وہ اس سے آگے عبادت ہی کوئی نہیں ہے۔ اگر وہ قبول ہو جائے تو مصیبت مل جاتی ہے نا! اگر کوئی شخص روزانہ ہی سوالاکھ دفعہ اللہ اللہ کرتا رہے تو، تو مصیبت ہی نہ آئے۔

اس کے لئے نہ تمہیں بیعت کرتے ہیں نہ تم سے کوئی چندہ مانگتے ہیں۔ اُس وقت تک تمہارا ساتھ دیں گے جب تک تم بندہ نواز نہیں بن جاتے۔ جن کے مُرشد ہیں جب وہ جو ہری بن گئے تو اپنے مرشدوں کو پہچان لیں گے، جب پہچان لیں گے تو ہٹ ہی جائیں گے نا! خود بخود ہی۔ تو جو بیعت نہیں ہے تو پھر جب وہ جو ہری بنیں، تو ان کو کوئی مرد کامل ملے گا تو ولی ہی ملے گا نا! اس کے لئے ذکر لیں اور اپنی قسمت آزمائیں۔ اگر ذکر چل پڑا تو دعا دے دینا اور کیا دو گے، اگر ذکر نہیں چلا تو دو چار، پانچ چھ دن محنت کری اُس کا ثواب تو مل جائے گا نا؟ وہ تواریخ گاں نہیں جائے گا نا؟

اس کے لئے..... میرے خیال میں ایک بات اور بتا دوں، اس کے لئے دل کا صاف ہونا ضروری ہے.....
اس دل میں ذرا بھی بات ہو..... تو یہ ذکر نہیں چل سکتے ہیں۔

دل کی صفائی کیا ہے؟

ہم نے 'روحانی سفر' لکھی تھی،

کچھ زندگی کے واقعات، کچھ خوابوں کے واقعات۔ بہت سے علماء ہیں جو ہمارے حق میں ہیں، بہت سے علماء ہیں جو ہمارے دشمن ہیں۔ وہ جو عالم سوء قسم کے لوگ ہیں نا! وہ تو ہم پنجاب گئے..... (دھمکی دی) ہم تمہاری ٹانگیں توڑ دیں اگر آئے تو۔ تو وہ جو عالم حق ہیں نا وہ تو سینے سے لگاتے ہیں، بڑا اچھا کام کر کے آئے ہو۔ ان..... عالم سوء کو اپنی روٹیاں نظر آتی ہیں..... اب تو کم ہو جائیں گی۔ مُرید بھی ان کے ادھر آرہے ہیں۔ انہوں نے کیا کیا، خوابوں کو ظاہر میں تبدیل کیا، ان سطروں کو آگے پیچھے کر کے اوپر فتوے لگادیئے۔ ہم جدھر جاتے ہیں وہ فتوے آگے پہنچ ہوئے ہوتے ہیں۔

تو لوگوں کو کہتے ہیں..... بہتر ہے کہ تم روحانی سفر خود ہی پڑھ لو پھر ان الصاف کرو۔ پھر وہ لوگ روحانی سفر پڑھتے ہیں پھر کہتے ہیں..... ان علماء سے کہتے ہیں..... ان میں تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے، جو تم نے فتوے لگادیئے۔ پھر وہ (علماء سوء) کہتے ہیں دراصل بات یہ ہے یہ دوسرا ایڈیشن ہے، وہ پہلا ایڈیشن انہوں نے چھپا لیا ہے۔ اور..... ہم کہتے ہیں کہ وہ پہلا ایڈیشن

تمہارے پاس تو ہو گانا! جس سے تم نے وہ تحریریں لی ہیں وہ ہی دکھاؤ نا!.....بھئی وہ ہی دکھاؤ...پتہ چلے۔
 ہم ایک اللہ اور رسول ﷺ کے حکم سے ایک بات کر کے جاتے ہیں اور وہ اُس کے اوپر جھاڑ و پھیرنے کی کوشش کرتے
 ہیں۔ بے شک اُن کا جھاڑ وزبانی لوگوں کے اوپر پھر سکتا ہے، لیکن.....وہ جو دل والے ہیں.....اُن (علماء سُوء) کا جھاڑ و
 کبھی دل پہنچے گا۔ تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ اُن کی مخالفت کے باوجود.....وہ دل والے نکل ہی رہے ہیں اور نکلتے ہی رہیں
 گے۔

جو ذکر لینا چاہیں.....، قسمت آزمائیں۔



انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل